[1999] سپریم کورٹ رپوٹس3.S.C.R

از عدالت عظمی

اسٹیٹ آف منی پور اور دیگران

بنام

چندم منیہار سنگھ

23 ستمبر 1999

[ایس۔ بی۔ مجمدار اور ایس۔ این۔ پھکن، جسٹسز]

پانی (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1974:

دفعات 4، 5(1)، (3)، (4)، (6)، 6(1) اور (2)۔ ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ کی تشکیل اور تشکیل نو۔ بورڈ کے اراکین کے عہدے کی مدت بشمول چیئرمین کا تعین۔ بورڈ کے چیئرمین کا استعفا۔ عارضی خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے مدعا علیہ کی چیئرمین کے طور پر نامزدگی۔ اس کے بعد عہدے سے ہٹانا۔ عدالت عالیہ نے ہٹانے کو الگ کرتے ہوئے مدعا علیہ کو نامزدگی کی تاریخ سے تین سال کی مکمل مدت کے لیے جاری رکھنے کی ہدایت دی۔ اصل رکن کی بقیہ مدت۔ عدالت عالیہ نے اس مدعا علیہ کو تین سال تک عہدے پر فائز رہنے کا حقدار ٹھہرانے میں جواز پیش نہیں کیا۔ سروس لا۔

دفعہ 4(1) اور (3)۔ ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ۔ بورڈ کے نئے رکن کی نامزدگی۔ پورے بورڈ کی تشکیل نو۔ کی ضرورت

5.5.1995 کے سرکاری نوٹیفکیشن کے مطابق، اپیل کنندہ ریاست نے پانی (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1974 کی دفعہ 4 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ کی تشکیل نو کی۔ بورڈ کے چیئرمین سمیت مختلف افسران کو نامزد کیا گیا۔ ایکٹ کی دفعہ 5(1) کے تحت بورڈ کا چیئرمین اپنی تقرری کی تاریخ سے تین سال کی مدت کے لیے اور اپنے جانشین کے تقرر تک مزید مدت کے لیے عہدے پر فائز رہنے کا حقدار تھا۔ مدعا علیہ کو سابق چیئرمین کے استعفے پر خالی ہونے والی جگہ کو پر کرنے کے لیے 16.10.1996 پر بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا تھا۔ تاہم، مدعا علیہ کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے کے بعد 19.10.1998 کے ایک آرڈر کے ذریعے عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا۔ چیلنج پر، عدالت عالیہ نے ہٹانے کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ مدعا علیہ اپنی تقرری کی تاریخ سے تین سال کی مدت تک عہدے پر برقرار رہنے کا حقدار ہے۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ کی دفعہ 5(6) کے پیش نظر، عدالت عالیہ نے اپیل کنندگان کو اس مفروضے پر کہ جواب دہندہ کو چیئرمین کے طور پر جاری رکھنے کے لیے واضح تین سال کا وقت دستیاب ہے، چیئرمین کے طور پر جاری رکھنے کی ہدایت دینا جائز نہیں تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1.1: عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ جائز نہیں تھا کہ مدعا علیہ اپنی تقرری کی تاریخ سے تین سال کی مدت تک عہدے پر برقرار رہنے کا حقدار ہے۔[199–اے–بی]

1.2۔ پانی (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1974 کی دفعہ 5(1) میں کہا گیا ہے کہ چیئرمین سمیت بورڈ کے رکن کی مدت ملازمت نامزدگی کی تاریخ سے تین سال ہوگی۔ وہ اس وقت تک مقررہ وقت سے آگے عہدے پر برقرار رہنے کا بھی حقدار ہوگا جب تک کہ اس کا جانشین اپنے عہدے پر داخل نہ ہو جائے۔ تاہم، ایکٹ کے دفعہ 5(6) میں کہا گیا ہے کہ بورڈ میں ایک عارضی خالی جگہ کوئی نامزدگی سے پر کیا جائے گا اور خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے نامزد شخص صرف اس بقیہ مدت کے لیے عہدے پر فائز رہے گا جس کے لیے وہ رکن جس کی جگہ اسے نامزد کیا گیا تھا اسے اپنا عہدہ سنبھالنا تھا۔ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کی طرف سے کسی رکن کو ہٹانے، بورڈ کے کسی رکن کے استعفے یا ایکٹ کی دفعہ 6(1) کے تحت کسی رکن کی نااہلی کی وجہ سے بورڈ میں معمولی خالی جگہ پیدا ہو سکتی ہے۔ [G؛A-B–197؛G–196]

1.3۔ فوری معاملے میں، پہلے والے چیئرمین کو 5.5.1995 پر نامزد کیا گیا تھا اور ان کی باقاعدہ مدت ملازمت 4.5.1998 پر ختم ہونی تھی۔ اس دوران، ان کے استعفے کی وجہ سے چیئرمین کی وجہ سے خالی ہوئی اور مذکورہ خالی جگہ مدعا علیہ کی نامزدگی سے پر کی گئی۔ لہذا، متبادل نامزد چیئرمین کے طور پر ان کی غیر معینہ مدت صرف 4.5.1998 تک یا اس عہدے پر فائز ہونے کے لیے ان کے جانشین کا تقرر ہونے تک جاری رہتی۔ اس طرح، عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ مدعا علیہ کی چیئرمین کے طور پر میعاد 4.5.1998 سے آگے بڑھ سکتی تھی یا یہ کہ اس تاریخ سے چیئرمین کی کوئی خالی جگہ نہیں تھی جب تک کہ مدعا علیہ کی چیئرمین کے طور پر نامزدگی کی تاریخ سے 3 سال کی میعاد ختم نہ ہو جائے۔ تاہم، اس عدالت کے حکم کا عدالت عالیہ کے حتمی احکامات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ مدعا علیہ کے پاس چیئرمین کے طور پر جاری رہنے کے لیے ایک ماہ سے بھی کم وقت ہے اور اس مدت سے آگے جاری رہنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔[B-C–199؛B-C–198]

.2 ریاستی حکومت کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ہر بار جب نئے اراکین کو شامل کیا جائے یا نیا چیئرمین شامل کیا جائے تو پورے بورڈ کی تشکیل نو کرے۔ درحقیقت، ایکٹ کے سیکشن 4 کی ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ ہر ریاستی بورڈ ایک کارپوریٹ ادارہ ہوگا جس کا نام ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹیفکیشن میں ریاستی حکومت نے متعین کیا ہے، جس کی مستقل جانشینی اور مشترکہ مہر ہوگی۔[198–ایف–جی]

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار 1999: کی دیوانی اپیل نمبر 5561۔

1999 کے ڈبلیو اے نمبر 63 میں گوہاٹی عدالت عالیہ کے 10.6.99 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے راجو رامچندرن اور کے نوبن سنگھ

جواب دہندہ کے لیے اشوک کمار سنگھ اور میسر سلطان سناور

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس۔ بی۔ مجمدار، جسٹس اجازت دی گئی۔

ہم نے آخر کار اس اپیل میں فریقین کے لیے فاضل وکیل کو سنا ہے۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے اس اپیل میں دو گنا شکایات کیں۔ ان شکایات کو سمجھنے کے لیے چند متعلقہ حقائق کو نوٹ کرنا ضروری ہوگا۔

پانی (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1974 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جائے گا) کو ریاست منی پور کی قانون ساز اسمبلی نے آئین ہند کے آرٹیکل 252 کی شق (1) کے مطابق اس کی قرارداد نمبر 36 کے ذریعے اپنایا تھا۔ جیسے ہی مرکزی ایکٹ کو اپنایا گیا اور ریاست منی پور پر لاگو ہوا، ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت اپیل نمبر 1 ریاست منی پور کو ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ (جسے اس کے بعد بورڈ کہا جائے گا) تشکیل دینے کا اختیار حاصل ہو گیا۔ ایکٹ کے دفعہ 4 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، اپیل کنندہ نمبر 1 ریاستی حکومت نے مختلف نوٹیفکیشن کے ذریعے وقتاً فوقتاً بورڈ کی تشکیل/تشکیل نو کی۔ موجودہ مقصد کے لیے جو چیز متعلقہ ہے وہ سرکاری نوٹیفکیشن کے ذریعے بورڈ کی تشکیل نو ہے جس کی تاریخ 5.5.1995 ہے۔ مذکورہ نوٹیفکیشن کے مطابق؛ منی پور کے گورنر نے ایکٹ کے دفعہ 4 کے مطابق بورڈ کی تشکیل نو کی جس میں چیئرمین سمیت مختلف اراکین کو نامزد کیا گیا جو اس وقت منی پور کے معزز وزیر (ایس ٹی ای) تھے۔ مذکورہ چیئرمین اپنی نامزدگی کی تاریخ سے تین سال تک اپنے عہدے پر فائز رہنے کا حقدار بن گیا جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 5(1) کے ذریعے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ یقینی طور پر تین سال کی مدت ختم ہونے کے بعد بھی چیئرمین کے عہدے پر برقرار رہ سکتے تھے جب تک کہ ان کا جانشین ان کے عہدے پر داخل نہ ہو جائے۔ مذکورہ چیئرمین نے 10.7.1996 پر استعفیٰ دے دیا۔ اس کے بعد، موجودہ مدعا علیہ کو سابق چیئرمین کے استعفے کی وجہ سے خالی ہونے والی جگہ کو پر کرنے کے لیے بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ مدعا علیہ کے حق میں نامزدگی کے مذکورہ حکم کی تاریخ 16.10.1996 تھی۔ مذکورہ نامزدگی اگلے احکامات تک تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد منی پور کے گورنر نے ایکٹ کے سیکشن 4 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے نوٹیفکیشن کے ذریعے بورڈ کی تشکیل نو کی تھی اور اس تشکیل نو شدہ بورڈ میں مدعا علیہ کو چیئرمین کے طور پر دکھایا گیا تھا اور تشکیل نو شدہ بورڈ کو اگلے احکامات تک جاری رکھنا تھا۔ اس کے بعد منی پور کے گورنر کے ایک اور حکم نامے کی پیروی کی گئی جس میں کہا گیا تھا کہ جاری کیے گئے پچھلے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اور منی پور واٹر (پریوینشن اینڈ کنٹرول آف پولیوشن) قواعد، 1991 کے رول 11 کے ذیلی اصول (2) کے ساتھ پڑھے گئے ایکٹ کے سیکشن 5 کے ذیلی دفعہ (9) اور دفعہ 12 کے ذیلی دفعہ (1) کے مطابق، مدعا علیہ کے چیئرمین کے عہدے کو ان کی ابتدائی

نامزدگی کی تاریخ سے تین سال کی مدت کے لیے محدود کر دیا گیا تھا یعنی 16.10.1996 سے اسے 15.10.1999 تک جاری رکھنا تھا۔ہم یہ بھی ذکر کر سکتے ہیں کہ اس دوران ایکٹ کے سیکشن 4 کے تحت 8.12.1997 کے مزید نوٹیفکیشن کے ذریعے بورڈ کی تشکیل نو کی گئی تھی جس میں مدعا علیہ کو چیئرمین کے طور پر دکھایا گیا تھا اور اسے اگلے احکامات تک کام جاری رکھنا تھا۔ مذکورہ بالا حکم نامے کی تاریخ 28.10.1997 کے بعد مزید نوٹیفکیشن کے ساتھ پڑھیں جس کی تاریخ 8.12.1997 ہے، جواب دہندہ کی بطور چیئرمین مدت کار خراب موسم کا سامنا کرنا پڑا۔ چیئرمین کے طور پر کام کرتے ہوئے ان کے خلاف کچھ الزامات لگائے گئے تھے جن میں ان کی نااہلی کی درخواست کرتے ہوئے الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے رکن کے طور پر اپنے عہدے کا غلط استعمال کیا ہے تا کہ بورڈ کے چیئرمین کے طور پر اپنے تسلسل کو عام لوگوں کے مفاد کے لیے نقصان دہ بنایا جا سکے جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 6(1)(جی) کے تحت فراہم کیا گیا ہے۔

اس مرحلے پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ چیئرمین کو بورڈ کا رکن بھی سمجھا جاتا ہے جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ(2) کے ذریعے مقرر کیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

"(2) ریاستی بورڈ مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ہوگا، یعنی:

(a) ایک صدر۔

مدعا علیہ کو جاری کردہ وجہ بتاؤ نوٹس کے مطابق اور اس کے جواب پر غور کرنے کے بعد، منی پور کے گورنر نے دفعہ 5(3) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایکٹ کے دفعہ 6(1)(جی) کے ساتھ پڑھنے کے حکم کے ذریعے ہدایت کی کہ مدعا علیہ کو بورڈ کے چیئرمین کے عہدے سے ہٹا دیا جائے۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے آسام عدالت عالیہ، امپھال بنچ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن میں معاملہ اٹھایا۔اس کی عرضی درخواست سننے والے ایک معروف سنگل جج نے 30.4.1999 پر اس کی اجازت دینے پر خوشی کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ جھکاؤ والے واحد جج نے ہدایت دی تھی کہ مدعا علیہ چیئرمین کے عہدے پر برقرار رہے گا کیونکہ اس کی برطرفی کو الگ کیا جا رہا تھا اور اس کی مدت کار 16.10.1996 سے تین سال کی گنتی کے بعد ختم ہو جائے گی جب اسے پہلے مذکور احکامات کے مطابق بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں نے ڈویژن بنچ کے سامنے اپیل میں معاملہ اٹھایا اور اپنی اپیل کی خوبیوں پر اپیلٹ کورٹ کو قائل کرنے میں ناکام ہونے کے بعد، وہ موجودہ اپیل میں ہمارے سامنے ہیں۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے اس اپیل کی حمایت میں دو دلیلیں اٹھائیں، (1) جب عدالت نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ کو وجہ بتاؤ نوٹس میں مذکور الزامات کو پورا کرنے کا معقول موقع دیا گیا تھا، تو عدالت اپیل کی عدالت کے طور پر نہیں بیٹھ سکتی تھی اور خوبیوں پر فیصلہ نہیں کر سکتی تھی اور اسے یہ نہیں ماننا چاہیے تھا کہ مدعا علیہ اختیارات کے کسی بھی غلط استعمال کا مجرم نہیں تھا کیونکہ اسے دفعہ 5(3) کے تحت معقول موقع فراہم کیا گیا تھا جسے دفعہ 6(2) کے ساتھ پڑھا گیا تھا، اور (2) کسی بھی صورت میں، فاضل واحد جج نے اپیل گزاروں کو ہدایت دینے میں غلطی کی تھی۔ مدعا علیہ کو 15.10.1999 تک چیئرمین کے طور پر جاری رکھنا اس مفروضے پر کہ چیئرمین کے طور پر جاری رہنے کے لیے اس کے لیے واضح تین سال کا وقت دستیاب ہے چاہے اس دوران دفتر سے ہٹا دیا نہ گیا ہو گویا 3 سال کی

مدت اس کے نامزدگی کے حکم کی تاریخ 16.10.1996 سے چلنی تھی۔ اس سلسلے میں اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے ایکٹ کی دفعہ 5(6) پر بہت زیادہ انحصار کیا۔

دوسری طرف مدعاعلیہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق مدعاعلیہ پہلے ہی بورڈ کے موجودہ چیئرمین کے طور پر جاری ہے اور اس کی میعاد تقریباً ختم ہونے والی ہے اور وہ 15.10.1999 سے آگے چیئرمین کے طور پر جاری رہنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے اور اس لیے، دلیل کی خوبیوں پر اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل کے ذریعے کی گئی پہلی دلیل تقریباً علمی ہو گئی ہے کیونکہ اس عدالت نے عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف کوئی عبوری راحت نہیں دی تھی اور نہ ہی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے فاضل واحد جج کے حکم کے خلاف اپیل زیر التوا کسی عبوری راحت کو منظوری دی گئی تھی۔

جہاں تک دوسری دلیل کا تعلق ہے، مدعاعلیہ کے فاضل وکیل کے ذریعے یہ پیش کیا گیا کہ منی پور کے گورنر کے تاریخ 2 کے حکم سے بورڈ کی تشکیل نو کے مطابق، مدعاعلیہ قانون کی دفعہ 5(1) کے مطابق 2 سے تین سال تک بھی کام جاری رکھنے کا حقدار ہوتا، لیکن چونکہ گورنر کا بعد میں ایک حکم تھا جس کے مطابق 1 سے اس کی مدت ملازمت اس کی ابتدائی نامزدگی یعنی 3 سال کی مدت تک بڑھ سکتی تھی جیسا کہ اس حکم میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مدعاعلیہ عدالت عالیہ کی ہدایت کے مطابق 15.10.1999 سے آگے جاری رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے اور جس ہدایت کے خلاف مدعاعلیہ نے کوئی کراس اپیل دائر کرنا مناسب نہیں سمجھا ہے۔

حریف تنازعات پر اپنی بے چینی سے غور کرنے کے بعد، ہم دیکھتے ہیں کہ چونکہ ہائی کورٹ کی مدعاعلیہ کی میعاد کے حق میں ہدایت جو کہ 15.10.1999 پر ختم ہونے والی ہے، تقریباً کام کر چکی ہے اور اس کے پاس بورڈ کے چیئرمین کے طور پر کام کرنے کے لیے ایک ماہ سے بھی کم وقت باقی ہے، درخواست گزاروں کے لیے فاضل وکیل کی طرف سے مدعاعلیہ کو مورخہ 19.10.1998 کے ذریعے ہٹانے کے سلسلے میں اٹھائی گئی پہلی شکایت تعلیمی دلچسپی کا باعث بن گئی ہے۔ اس لیے ہم نے اپیل گزاروں کے ماہر سینئر وکیل کو اجازت نہیں دی کہ وہ ہمارے سامنے اس نکتے کو مزید آگے بڑھا سکیں۔ یہ ہمیں دوسرے نکتے پر غور کرنے پر لے جاتا ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 5(1) مندرجہ ذیل ہے:

"5۔ اراکین کی خدمت قیود و ضوابط: (1) اس ایکٹ کے ذریعہ یا اس کے تحت دوسری صورت میں فراہم کردہ کے علاوہ، بورڈ کا کوئی ممبر، ممبر سکریٹری کے علاوہ، اپنی نامزدگی کی تاریخ سے تین سال کی مدت کے لیے عہدے پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ کوئی رکن اپنی میعاد ختم ہونے کے باوجود اس وقت تک اپنے عہدے پر برقرار رہے گا جب تک کہ اس کا جانشین اپنے عہدے پر فائز نہ ہو جائے۔

لہذا یہ واضح ہے کہ بورڈ کے کسی رکن کے عہدے کی مدت جس میں چیئرمین شامل ہوگا جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 4(2)(اے) کے ذریعے مقرر کیا گیا ہے، اس کی نامزدگی کی تاریخ سے تین سال ہوگی۔ وہ اجازت شدہ وقت سے آگے اس

عہدے پر برقرار رہنے کا بھی حقدار ہوگا جب تک کہ اس کا جانشین اس کے عہدے پر داخل نہ ہوجائے۔ تاہم، اگر یہ شق اپنے آپ پر قائم رہتی، تو مدعاعلیہ اس تاریخ سے تین سال کی مدت کے لیے مؤثر طریقے سے عہدہ سنبھالنے کا حقدار ہوتا، جب اسے 16.10.1996 پر چیئرمین کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ چیئرمین کے طور پر 15.10.1999 تک جاری رہنے کا حقدار ہوتا اور چیئرمین کی خالی جگہ اس تاریخ سے پہلے پیدا نہیں ہوسکتی تھی۔ نتیجتاً ریاستی حکومت کے لیے اس خالی جگہ کو پہلے پر کرنے کا کوئی موقع نہیں ہوتا۔ تاہم، دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (6) اس مرحلے پر متعلقہ ہوجاتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بورڈ میں ایک عارضی خالی جگہ کوئی نامزدگی سے پر کیا جائے گا اور خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے نامزد شخص صرف اس بقیہ مدت کے لیے عہدے پر فائز رہے گا جس کے لیے وہ رکن جس کی جگہ اسے نامزد کیا گیا تھا اسے اپنا عہدہ سنبھالنا تھا۔ ہم اس سلسلے میں، دفعہ 5 کے ذیلی حصوں (3) اور (4) کا بھی حوالہ دے سکتے ہیں جو اس طرح پڑھتے ہیں :

"(3) مرکزی حکومت یا، جیسا بھی معاملہ ہو، ریاستی حکومت، اگر مناسب سمجھے تو، بورڈ کے کسی بھی رکن کو اس کے خلاف وجہ بتانے کا معقول موقع دینے کے بعد، اس کے عہدے کی میعاد ختم ہونے سے پہلے اسے ہٹا سکتی ہے۔

(4) بورڈ کا کوئی رکن، ممبر سکریٹری کے علاوہ، کسی بھی وقت اپنے ہاتھ کے نیچے اشتہار پہن کر لکھ کر اپنے عہدے سے استعفی دے سکتا ہے۔

(a) چیئرمین کی صورت میں مرکزی حکومت یا، جیسا بھی معاملہ ہو، ریاستی حکومت کو، اور

(b) کسی بھی دوسری صورت میں، بورڈ کے چیئرمین کو؛

اور چیئرمین یا اس طرح کے دوسرے رکن کی نشست اس کے بعد خالی ہوجائے گی۔

یہ واضح ہے کہ اگر اس طرح کی برطرفی دفعہ 5(3) کے مطابق ہوتی ہے تو اس طرح کی برطرفی سے پیدا ہونے والی خالی جگہ اس طرح کی ہنگامی صورتحال کے لحاظ سے عارضی خالی جگہ کے علاوہ کچھ نہیں ہوسکتی۔ عارضی خالی جگہ کی ایک اور مثال دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (4) توضیعات کے ذریعے پیش کی گئی ہے جو ممبر سکریٹری کے علاوہ بورڈ کے اراکین کے استعفوں سے متعلق ہے۔ اگر چیئرمین سمیت کوئی رکن اپنی میعاد ختم ہونے سے پہلے استعفی دے دیتا ہے تو چیئرمین یا اس طرح کے دوسرے رکن کی نشست خالی ہوجائے گی۔ لیکن اس کے علاوہ، دفعہ 6(1) بورڈ کے موجودہ اراکین کی نااہلی سے متعلق ہے۔ اگر اس طرح کی نااہلی کسی رکن کی طرف سے ذیلی دفعہ (1) کے تحت پائی جاتی ہے تو دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت اسے معقول موقع دینے کے بعد اسے اپنے عہدے کی معمول کی مدت ختم ہونے سے پہلے اس کے عہدے سے ہٹا دیا جاسکتا ہے۔ یہ عارضی خالی جگہ کی تیسری مثال ہوگی۔ جب ایسی عارضی آسامیاں واقع ہوں گی تو دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (6) کام کرنا شروع کردے گی اور اگر کسی دوسرے رکن کو اس خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے نامزد کیا جاتا ہے تو اس کی مدت ملازمت اس رکن کی غیر معینہ مدت کے بقیہ حصے کے لیے ہوگی جس کی جگہ وہ نامزدگی کے ذریعے قدم رکھے گا۔ موجودہ معاملے کے حقائق میں، یہ تصور کرنا آسان ہے کہ چونکہ پہلے چیئرمین نے 10.7.1996 پر استعفی دے دیا تھا اور انہیں 5.5.1995 پر

چیئرمین کے طور پر نامزد کیا گیا تھا، اس لیے ان کی باقاعدہ مدت ملازمت 4.5.1998 پر ختم ہو جاتی۔ اس دوران، ان کے استعفے کی وجہ سے، چیئرمین کی عارضی خالی ہوگئی اور مذکورہ خالی جگہ 16.10.1996 پر مدعا علیہ کی نامزدگی سے پر کی گئی۔ لہذا، متبادل نامزد چیئرمین کے طور پر ان کی غیر معینہ مدت صرف 4.5.1998 تک جاری رہتی۔ اس دن، دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (6) کے زور پر، چیئرمین کی خالی جگہ کے بارے میں کہا جا سکتا تھا اور جب تک کہ ریاستی حکام کے ذریعہ قانون کے مطابق اس خالی جگہ کو پر نہیں کیا جاتا، تب تک مدعا علیہ 4.5.1998 سے آگے اس عہدے پر فائز رہ سکتا تھا جب تک کہ اس کا جانشین اس عہدے پر فائز ہونے کے لیے دستیاب نہ ہو۔ یہ یقینا سچ ہے کہ اس دوران اپیل گزاروں نے خود سوچا کہ مدعا علیہ عہدے سے ہٹائے جانے کا ذمہ دار ہے اور 19.10.1998 پر حکم جاری کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ اس مفروضے پر تھا کہ جانشین مدعا علیہ سے چارج لینے کے لیے دستیاب نہیں تھا۔ تاہم، جہاں تک عدالت عالیہ کی اعتراض شدہ ہدایت کا تعلق ہے اور اپیل گزاروں کے لیے ماہر سینئر وکیل کے ذریعے کس رعایت کو لیا جاتا ہے، قانون کی متعلقہ توضیعات درست تشریح پر جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، یہ بیان کیا جانا چاہیے کہ دفعہ 4 کے تحت باضابطہ طور پر تشکیل شدہ بورڈ کے کسی بھی رکن کی کسی بھی غیر معمولی خالی جگہ کی صورت میں، ایسی خالی جگہ کو پر کرنے والے جانشین نامزد شخص کے پاس صرف اس عہدے کی غیر معینہ مدت دستیاب ہوگی جو اصل موجودہ رکن کی ابتدائی تقرری کی روشنی میں دستیاب ہوگی جسے وہ خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے آتا ہے۔ یہ بھی نوٹ کیا جا سکتا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ جب بھی کوئی خالی جگہ پر کی جاتی ہے، ریاستی حکام ہر بار جب نئے اراکین کو شامل کیا جاتا ہے یا نیا چیئرمین شامل کیا جاتا ہے تو پورے بورڈ کی تشکیل نو کرتے نظر آتے ہیں۔ درحقیقت، ایسا لگتا ہے کہ دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (3) کو مدنظر نہیں رکھا گیا ہے کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ ہر ریاستی بورڈ ایک کارپوریٹ ادارہ ہوگا جس کا نام ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹیفکیشن میں ریاستی حکومت نے متعین کیا ہے، جس کی مستقل جانشینی اور مشترکہ مہر ہوگی۔ ان حالات میں، اگرچہ ریاستی حکومت کے پاس وقتاً فوقتاً بورڈ کی تشکیل نو کا اختیار صرف اس وجہ سے ہے کہ کچھ عارضی خالی آسامیاں واقع ہوئیں، حکام کے لیے پورے بورڈ کی تشکیل نو کا عمل شروع کرنا سختی سے ضروری نہیں ہو سکتا ہے اور نہ ہی مذکورہ تنظیم نو کو اگلے احکامات تک جاری رکھنے کی ہدایت کی جا سکتی ہے، کیونکہ تشکیل نو شدہ بورڈ کے اراکین کی میعاد بھی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت ہوگی۔ لہذا، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی دوسری دلیل کو قبول کرتے ہوئے یہ ماننا ضروری ہے کہ عدالت عالیہ اس حوالے سے یہ رائے لینے میں غلطی کر رہی تھی کہ مدعا علیہ کی چیئرمین کے طور پر مدت کار 4.5.1998 سے آگے بڑھ سکتی تھی یا یہ کہ اس تاریخ سے چیئرمین کی کوئی خالی جگہ نہیں تھی جب تک کہ مدعا علیہ کی چیئرمین کے طور پر نامزدگی کی تاریخ سے 3 سال کی میعاد ختم نہ ہو جائے۔ تاہم، ہمارے مذکورہ بالا نتیجے کا عدالت عالیہ کی طرف سے مدعا علیہ کے حق میں منظور کردہ حتمی احکامات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ مدعا علیہ کے پاس بورڈ کے چیئرمین کے طور پر جاری رہنے کے لیے صرف ایک ماہ سے بھی کم وقت ہے اور جیسا کہ اس کے وکیل نے منصفانہ طور پر کہا ہے کہ وہ اس تاریخ سے آگے جاری رہنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ نتیجتاً، 15.10.1999 کے بعد یہ اپیل کنندہ حکام کے لیے کھلا رہے گا کہ وہ قانون کے مطابق چیئرمین کی خالی جگہ کو پر کریں۔ اسی کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ایس وی کے

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document